65965 ـ كيا عورتيں نماز تراويح كے ليے كسى ايك گھر ميں جمع ہو سكتى ہيں ؟

سوال

ہم ايك گاؤں ميں رہتى ہيں جہاں عورتيں مسجد ميں نہيں جاتيں، اور مسجد ميں عورتوں كے ليے جگہ بھى مخصوص نہيں ہے، تو كيا كچھ عورتيں كسى ايك گھر ميں جمع ہو كر باجماعت نماز تراويح ادا كر سكتى ہيں ؟
اور اگر ايسا كرنا جائز ہے تو كيا يہ نماز تراويح سرى ادا كريں يا كيا كريں ؟
اور اگر نماز جہرى ہو مثلا فجر يا مغرب اور عشاء كى نماز تو وہ يہ نمازيں باجماعت كس طرح ادا كريں، اور جماعت كرانے والى بھى ايك عورت ہو تو كيا وہ قرات اونچى آواز سے كرينگى يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عورتيں كسى ايك كے گھر ميں نماز تراويح كى ادائيگى كے ليے جمع ہو سكتى ہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ بن سنور اور ميك اپ كر كے نہ نكليں، اور فتنہ سے امن ہو.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" جب فتنہ سے امن ہو تو عورتيں عورتيں نماز تراويح ميں آ سكتى ہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ وہ باپرد ہو كر نكليں، اور بے پردہ اور بن سنور كر اور خوشبو لگا كر نہ نكليں " انتہى

ديكھيں: فتاوى ابن عثيمين (14) سوال نمبر (808).

اور ان كے ليے افضل اور بہتر يہ ہے كہ ہر ايك عورت اپنے گھر ميں اكيلى نماز ادا كرے، بلكہ وہ اپنے گھر كے آخرى كمرہ ميں ادا كرے، كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ بيان فرمايا ہے كہ عورتوں كى فرضى نماز گھروں ميں ادا كرنا مسجد ميں ادا كرنے سے بہتر اور افضل ہے، تو پھر نفلى نماز تو بالاولى گھر ميں بہتر ہو گى.

ام سلمہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عورتوں كے بہتر مسجديں ان كے گھر كى گھرائى ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (26002) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (341) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

بلکہ عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا مسجد حرام یا مسجد نبوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں باجماعت نماز ادا کرنے سے بھی افضل اور بہتر ہے.

ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ام حمید رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنی لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" مجھے علم ہے کہ تو میرے ساتھ نماز ادا کرنا پسند کرتی ہے، تیرا گھر میں نماز ادا کرنا تیرا اپنے کمرہ میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور تیرا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے"

راوی کہتے ہیں کہ تو انہیں حکم دیا تو ان کے گھر کے آخر اور اندھیرے میں نماز ادا کرنے کے لیے جگہ بنا دی گئی، تو وہ موت تك وہیں نماز ادا کرتی رہیں "

مسند احمد حدیث نمبر (26550) ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے حدیث نمبر (1689) میں اسے صحیح قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب حدیث نمبر (340) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث پر مندرجہ ذیل باب باندھا ہے:

باب ہے عورت کا اپنے کمرہ میں نماز ادا کرنا اپنے گھر میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے، اور اس کا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اگرچہ مسجد نبوی میں نماز باقی مسجدوں سے ایك ہزار نماز سے افضل ہے، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے:

" میری مسجد میں نماز باقی مسجدوں میں ایك ہزار نمازوں سے افضل ہے"

اس سے مراد مردوں کی نماز ہے، نہ کہ عورتوں کی.

شیخ عبد العظیم آبادی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عورتوں کی نماز گھر میں افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے وہ فتنہ سے امن میں رہتی ہیں، اور اس کی تاکید اس سے ہوتی ہے کہ جو کچھ عورتوں نے بے پردگی اور زیبائش اختیار کرنا شروع کی دی ہے"

دیکھیں: عون المعبود (2 / 193).

دوم:

جب مندرجہ بالا شروط کے مطابق عورتیں کسی گھر میں جمع ہوں تو ان کے لیے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، اور ان کی امام کرانے والی عورت ان کے وسط میں کھڑی ہو گی نہ کہ ان کے آگے، اور نہ ہی وہ اپنے محرم مردوں کی جماعت کرائے گی، اور وہ جھری نمازوں میں اسی طرح اونچی آواز سے پڑھے گی جس طرح مرد پڑھتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس کی آواز مردوں کو سنائی نہ دے، لیکن اگر اس کے محرم مردوں کو اس کی آواز جاتی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں.

ام روقہ بنت عبد اللہ بن نوفل انصاریہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے گھر میں مؤذن رکھنے کی اجازت دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنےگھر والوں کی جماعت کروایا کرے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (591) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (493) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ وہ اذان اور اقامت کہا کرتی اور عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر ان کی جماعت کروایا کرتی تھیں.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرضی نماز میں عورتوں کی امام کروائی اور ان کے درمیان میں کھڑی ہوئیں.

اور حجیرۃ بنت حصین رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ہماری امامت کروائی اور وہ عورتوں کے وسط میں کھڑی ہوئیں.

اور ام الحسن بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو عورتوں کی امامت کرواتے ہوئے دیکھا، وہ ان کے ساتھ دو صفوں میں کھڑی ہوتی تھیں.

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی ان آثار کی تخریج کرنے کے بعد کہتے ہیں:

بالجملہ یہ آثار عمل کے لیے صحیح ہیں اور خاص کر جبکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی تائید کرتے ہیں:

" عورتیں مردوں کی شقائق ہیں "

دیکھیں: صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (153 ـ 155). مختصرا

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

عورت نماز میں اونچی آواز سے پڑھے گی اور اگر وہاں (مرد) ہوں تو پھر وہ اونچی آواز سے نہیں پڑھے گی، لیکن اگر وہ مرد اس کے محرم ہوں تو پھر اونچی آواز میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 17).

واللہ اعلم .